صفائی ستھرائی اور سادگی

09-December-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

9 دسمبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

صفائی ستھرائی اور سادگی

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...عذابِ قبر کے 3 اسباب
- ✿...پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے
- ✿...اسلام دینِ نظافت ہے
- ✿...صفائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی 4 خصوصیات

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کا نام ہے، لہٰذا جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کرکے، دِل میں ارادہ رکھ کر عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درود شریف کی فضیلت

حضرت محمد بن سعید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے درودِ پاک کی ایک تعداد مقرر کر رکھی تھی اور روزانہ اُتنی تعداد میں درود شریف پڑھ کر سویا کرتا تھا، الحمد للہ! درودِ پاک کی برکت سے ایک روز مجھ پر کرم ہو گیا، میں سویا ہوا تھا کہ قسمت جاگ اُٹھی، میں نے دیکھا کہ میرے پیارے آقا، حبیبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے گھر، میرے کمرے میں تشریف لائے، اللّٰہُ اَکْبَر! نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چمک دمک سے پُورا کمرہ جگمگا اُٹھا۔

بھرِ دیدار جھک آئے ہیں زمیں پر تارے | واہ اے جلوۂ دِلدار! چمکنا تیرا[1]

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 26۔

واہ! خوش نصیبی...!! میرے کریم آقا، میرے رَحِیْم آقا، مِعْراج کے دُولھا، غریب پرْوَر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَرَم کی بارِش برساتے ہوئے مجھ غُلام کے قریب تشریف لائے اور محبت بھرے لہجے میں فرمایا: اے میرے پیارے اُمَّتی! جس مُنہ سے تُو مجھ پر درود پڑھتا ہے، لاؤ! میں اُس منہ کو بوسہ دُوں...!!

قربان میں اُن کی بخشش کے، مقصد بھی زباں پر آیا نہیں | بِن مانگے دیا اور اتنا دیا، دامن میں ہمارے سمایا نہیں

حضرت محمد بن سعید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان سُن کر مجھے حیا آگئی کہ کہاں میرا مُنہ اور کہاں حُضُور کے پیارے پیارے، سوہنے سوہنے مبارک ہونٹ...!! یہ سوچ کر میں نے حیا سے اپنا چہرہ جھکا لیا، اب سراپا حُسْن وجمال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خُود میرے رُخسار کو بوسہ دیا...!!

ارمان زَدوں کی ہیں تمنائیں بھی پیاری | ارمان نکالا تو کس ارمان سے نکالا[1]

حضرت محمد بن سعید رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اس عنایت سے نوازا ہی تھا کہ میری آنکھ کھل گئی، میری زوجہ جو قریب ہی سو رہی تھیں، وہ بھی جاگ گئیں، ہمارا گھر پاکیزہ نبی، مکی مدنی، رسولِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشبوؤں سے مہک رہا تھا اور میرا رُخسار تو 8 دِن تک مہکتا رہا۔[2]

وہ جس رَہ سے گزرتے ہیں، بسی رہتی ہے مُدَّت تک
نصیب اُس گھر کے جس گھر میں ٹھہریں میہماں ہو کر[3]

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ:60۔
2 ...القول البدیع، صفحہ:140-141۔
3 ...ذوقِ نعت، صفحہ:130۔

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے درودِ پاک کی برکت سے حضرت محمد بن سعید رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کیسا کرم ہوا..! اللہ پاک ہمیں بھی کَثْرت سے درودِ پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بیٹھتے اُٹھتے، جاگتے سوتے | ہو اِلٰہی مِرا شِعار درود[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عمل ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ❁ عِلْمِ دِین سیکھتا ہوں ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ توجُّہ سے سُنوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیشاب کی چھینٹوں نہ بچنے والے کی قبر سے پکار!

صحابی اِبْنِ صحابی، جنّتی اِبْنِ جنّتی حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سَفَر پر تھا، راستے میں ایک جگہ رات ہو گئی، میں نے وہ رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری، اس گھر کے قریب ایک قبر تھی، میں نے قبر سے یہ آواز سُنی: بَوْلٌ وَمَا بَوْلٌ؟ شَنٌّ وَّمَا شَنٌّ؟ یعنی پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مَشْکِیزہ! مَشْکِیزہ کیا ہے؟ میں نے بڑھیا سے اس

---

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 124۔

2 ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

آواز کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: یہ میرے شوہر کی قبر ہے، اسے 2 گُناہوں کی سزا مل رہی ہے (1): یہ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ میں اسے کہتی کہ تجھ پر افسوس! جب اُونٹ پیشاب کرتا ہے تو وہ بھی اپنے پاؤں کشادہ کر کے چھینٹوں سے بچتا ہے لیکن تُو اس معاملے میں بالکل بھی احتیاط نہیں کرتا، میرا شوہر میری ان باتوں پر کوئی توجہ نہ دیتا، یہاں تک کہ اسے موت آگئی (2): بڑھیا نے اپنے شوہر کا دوسرا گُناہ بتاتے ہوئے کہا: ایک مرتبہ اس کے پاس ایک پیاسا شخص آیا، اُس نے میرے شوہر سے پانی مانگا تو (میرے شوہر نے بے چارے پیاسے شخص کو پریشان کرنے کے لئے خالی مَشْکِیزے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا: جاؤ! اس مَشْکِیزے سے پانی پی لو...! وہ شخص پیاسا تھا، بے تابانہ مَشْکِیزے کی طرف لپکا، جب اس نے مَشْکِیزہ اُٹھایا تو اسے خالی پایا، پیاس کی شِدَّت کی وجہ سے وہ شخص بے ہوش ہو کر گر گیا اور اس کی موت واقع ہو گئی۔

بڑھیا نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: جب سے میرا شوہر مرا ہے، آج تک روزانہ اس کی قبر سے آواز آتی ہے: بَوْلٌ وَمَا بَوْلٌ؟ شَنٌّ وَمَا شَنٌّ؟ پیشاب! پیشاب کیا ہے؟ مشکیزہ! مشکیزہ کیا ہے؟[1]

عطا کر عافیت تُو نَزْع و قبر و حشر میں یا رَبّ!	وسیلہ فاطمہ زَہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ
بَراءَت دے عذابِ قبر سے، نارِ جہنم سے	مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دوسروں کی دِل آزاری گُناہ ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اس عبرتناک حِکایت میں سیکھنے اور سمجھنے کے کافی مدنی پھول

1 ...عُیُونُ الحکایات، حصہ دوم، صفحہ: 187-188 بتغیر قلیل۔

ہیں، بالخصوص اس میں لوگوں کو پریشان کرنے، لوگوں کا مذاق اُڑانے اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کا وبال بیان ہوا۔ افسوس! آج کل اِستِہزاء یعنی دوسروں کا مذاق اُڑانا اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنا، یہ دونوں بُرائیاں عام ہوتی جارہی ہیں❀.. چار دوست مِل کر بیٹھے ہوں ❀.. دفتروں اور اداروں میں ایک ساتھ کام کرنے والے (یعنی Colleague) ❀.. بلکہ سگے بھائی بھی بعض دفعہ ایک دوسرے کی کلاس لگاتے، ایک دوسرے کا مذاق اُڑاتے اور فِقرے کستے نظر آتے ہیں❀.. آہ! کافِر معاشروں کی اندھا دُھن پیروی کے سبب لوگ دِین سے اس قدر دُور ہوتے جارہے ہیں کہ اب مسلمان کہلانے والے بھی اپریل فُول (April Fool) کے نام پر جھوٹ، مذاق مسخری، دِل آزاری وغیرہ کا باقاعِدہ تہوار مناتے اور ایک دوسرے کی عِزّتِ نفس کی دھجیاں اُڑاتے ہیں۔ یاد رکھئے! اپریل فُول (April Fool) ہو یا کوئی موقع، مسلمان کی عِزّتِ نفس کو پامال کرنا اور مذاق اُڑا کر دِل آزاری کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[1] اللہ پاک ہم سب کو ایسی گندی عادات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر	قبر سن لے آگ سے جائیگی بھر
بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو	اور تَمَسْخُر بھی اُڑانا چھوڑ دو
بد گمانی، جھوٹ، غیبت، چغلیاں	چھوڑ دے تُو رب کی نافرمانیاں
مت نکالو گندی گندی گالیاں	یہ گنہ کا کام ہے سن لو میاں

عذابِ قبر کے 3 اَسباب

اسی طرح پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کا معاملہ ہے❀.. غیر مہذب لوگ گلیوں میں،

[1]...عَیْنُ الْعِلْم، جلد:1، صفحہ:467۔

دیواروں کے سامنے پیشاب کرتے ہیں، اس بے شرمی والے کام میں جہاں اور بہت ساری بُرائیاں ہیں، وہیں پیشاب کی چھینٹوں سے خُود کو بچانا بھی بہت دُشوار ہوتا ہے اور عُموماً ایسا کرنے والے خُود کو ناپاک چھینٹوں سے بچانے کا لحاظ بھی نہیں کرتے ❋.. بعض دفعہ **W.C** (یعنی واش رُوم میں بیٹھنے کی سیٹ) کم گہری لگائی جاتی ہے، اس صُورت میں بھی خصوصاً پاؤں کو ناپاک چھینٹوں سے بچانا دُشوار ہوتا ہے، جو پاکی ناپاکی کے احکام نہیں جانتے یا جو نماز کے عادِی نہیں ہے، اُن کی عموماً اس جانِب توجہ بھی نہیں جاتی، واش رُوم کے بعد ہاتھ تو دھو ہی لیتے ہیں مگر پاؤں ناپاک کے ناپاک رِہ جاتے ہیں ❋.. بلکہ اب تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے، بالخصوص ائیر پورٹ(**Airport**) اور دیگر کئی مقامات پر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا مخصوص انتظام ہوتا ہے، اس صُورت میں بھی بدن اور کپڑوں کو پیشاب کی ناپاک چھینٹوں سے بچانا سخت دُشوار کام ہے۔ یاد رکھئے! خُود کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچانا سخت گُناہ ہے۔ غیب جاننے والے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **پیشاب سے بچو! عام طور پر عذابِ قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔**[1]

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ عذابِ قبر کو 3 حِصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے (1): ایک تہائی (**One Third**) عذاب غیبت کی وجہ سے (2): ایک تہائی عذاب چغلی کی وجہ سے (3): اور ایک تہائی عذاب پیشاب (کی چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔[2]

---

1 ... سنن الدار قطنی، کتاب: الطہارۃ، جلد: 1، صفحہ: 98، حدیث: 458۔

2 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب: الغیبۃ والنمیمۃ، جلد: 4، صفحہ: 355، حدیث: 52۔

پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے

اے عاشقانِ رسول! خُود کو ناپاکی سے بچانے کا مُعَامَلہ صِرْف پیشاب کی چھینٹوں کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اپنے بدن اور کپڑوں وغیرہ کو ہر طرح کی ناپاکی سے بچانا شرعاً لازم و ضروری ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَحْرُ الرَّائِق کے حوالے سے لکھتے ہیں: تَنْجِیْسُ الطَّاھِرِ فَحَرَامٌ یعنی پاک چیز کو ناپاک کرنا حرام ہے۔(1)

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل کو مرے کر صاف
اخلاق ہوں اچھے، مرا کردار ہو ستھرا

مولیٰ تُو مدینہ مرے سینے کو بنا دے
محبوب کا صدقہ تُو مجھے نیک بنا دے(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے

پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:222 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ﴿۲۲۲﴾
(پارہ:2، سورۃ البقرۃ:222)

ترجمہ: بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ہر صاحبِ ذَوق شخص اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ امیری ہو یا فقیری ہر حال میں صَفائی ستھرائی انسان کے وقار اور شرف کی آئینہ دار ہے جبکہ گندگی انسان کی عزّت و عظمت کی بدترین دُشمن ہے۔ دینِ اسلام نے جہاں انسان کو

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، جلد:4، صفحہ:585۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114-115 ملتقطاً۔

کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کر کے عزّت و رِفعَت عطا کی ہے، وہیں ظاہِری طہارت، صَفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا ہے، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری شکل و صُورت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سُواری کی دُھلائی، غرض؛ ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اَور جاذِبِ نظر رکھنے کی دِینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔[1]

صَفائی ستھرائی کی اہمیت پر 4 اَحادیث

(1): حضرت ابومالک اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: پاکیزگی نِصف ایمان ہے[2] (2): اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک اسلام صاف ستھرا (دین) ہے، تم نِظافت حاصِل کیا کرو! کیونکہ جنّت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخِل ہو گا[3] (3): ایک روایت میں ہے: جو لباس تم پہنتے ہو، اسے صاف ستھرا رکھو، اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری شکل و صُورت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزّت کریں[4] (4): اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: ایک بار سرکارِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہَر لوگوں کے پاس تشریف لے جانے لگے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پانی میں

1... تفسیر صراط الجنان، پارہ:11، سورۂ:توبہ، تحت الآیۃ:108، جلد:4، صفحہ:239-240۔
2... معجم کبیر، جلد:2، صفحہ:377، حدیث:3346۔
3... کنزالعمال، کتاب:الطہارۃ، جزء:9، جلد:5، صفحہ:124، حدیث:26002۔
4... جامع صغیر، صفحہ:22، حدیث:257۔

اپنا عکس مبارک دیکھ کر سر (مثلاً عمامہ شریف اور مبارک زلفوں کو) اور داڑھی مبارک کو دُرُست فرمایا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ بھی ایسا کر رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں! اللہ پاک اپنے بندے کو پسند فرماتا ہے جب وہ اپنے (مسلمان) بھائیوں کے پاس جائے تو بَن سَنْوَر کر جائے۔[1]

مَسْجِدِ قُبَا اور اَہْلِ قُبَا کی فضیلت

قُبَا مَسْجِد؛ مدینۂ منورہ میں بہت مَشْہُور مسجد ہے، ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ہفتے کے دِن مَسْجِدِ قُبَا میں تشریف لے جاتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مَسْجِدِ قُبَا میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ہے۔[2] قرآنِ کریم میں اس مسجد کی اور یہاں کے نمازیوں کی فضیلت بیان ہوئی، اللہ پاک فرماتا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ

(پارہ:11، سورۃ التوبہ:108)

ترجمہ کنزُ الایمان: بیشک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں۔

مشہور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی نماز کے لائق مسجد قُبا ہے، اس مَسْجِد میں 2 خُوبیاں ہیں (1): ایک یہ کہ اس مسجد کی بنیاد تقویٰ و پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے (2): دوسرے

---

1 ...احیاء العلوم مترجم، جلد:1، صفحہ:432۔

2 ...ترمذی، کتاب: الصلاۃ، باب: الصلاۃ فی مسجد قباء، صفحہ:101، حدیث:324۔

یہ کہ اس مسجد میں ایسے لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جنہیں خُوب پاک و ستھرا ہونا پسند ہے، اُن کے کپڑے، جسم، دِل، دماغ، رُوح، اَعْمال، اَقْوال، اَحْوال سب کچھ پاک ہیں اور

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ (پارہ:11، سورۃ التوبہ:108)	ترجمہ کنزُالایمان: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔

یعنی اللہ پاک خُوب پاک ستھروں کو پسند فرماتا ہے، جب قُبَا مَسْجِد میں نماز پڑھنے والے پاک ستھرے ہیں تو ضرور وہ اللہ پاک کے پیارے ہیں، جب وہ اللہ پاک کے پیارے ہیں تو اُن کی مَسْجِد بھی اللہ پاک کو پیاری ہے، جب مَسْجِد پیاری ہے تو اُس میں نماز بھی اللہ پاک کو پیاری ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جانِ کائنات صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے 6 پاکیزہ نام

اے عاشقانِ رسول! اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا اللہ پاک طہارت کو، پاکیزگی کو، نَظافَت، نَفاست اور صفائی ستھرائی کو پسند فرماتا ہے اور کتنا پسند فرماتا ہے؟ اس بات کا اندازہ اس سے لگایئے کہ مخلوق میں وہ ہستی جو اللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ہیں یعنی ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اللہ پاک نے انہیں سب سے زیادہ پاک صاف، طاہِر، مُطَهِّر (پاک کرنے والا) بنایا ہے۔

ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے وہ پاکیزہ نام جو آپ کے اَوصاف و کمالات کی وضاحت کرتے ہیں، ان میں 6 مبارک نام وہ ہیں جو حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طہارت، نفاست، پاکیزگی اور صَفائی ستھرائی والی صِفّت کو بیان کرتے ہیں:

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:11، سورۃ:توبہ، تحت الآیۃ:108، جلد:11، صفحہ:62 ملتقطاً۔

(1): فخرِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک مبارک نام ہے: طَاہِرٌ یعنی وہ ہستی جو ظاہِر میں، باطِن میں، کردار میں، اَفْکار میں، گفتار میں، ہر اعتبار سے نفیس اور پاکیزہ ہیں (2): ایک نامِ پاک ہے: مُطَهِّرٌ (3): اسی سے ملتا جُلتا ایک دوسرا نام ہے: مُقَدِّسٌ۔ ان دونوں پاکیزہ ناموں کا مطلب ہے: وہ ذات جن کی برکت سے انسان کا ظاہِر و باطِن صاف ستھرا ہو جائے یعنی دوسروں کو پاک کرنے والے (4): پاکیزہ نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک نامِ پاک ہے: طُھُوْرٌ یعنی سراپا طہارت، سراپا نفاست، سراپا پاکیزگی (5): اسی طرح ایک نامِ پاک ہے: طَیِّبٌ یعنی خوشبو والے، پاکیزہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (6): اسی کے ہم معنی ایک اَور نامِ پاک ہے جو پچھلی آسمانی کتابوں میں ذِکْر ہوا، وہ ہے: مَاذْمَاذْ۔ اس کا معنی ہے: طَیِّب، طَیِّب یعنی پاک، صاف، خوشبو والے۔ عَلّامہ زُرْقانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چونکہ حُضُور اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظاہِر و باطِن میں، ہر اعتبار سے سب سے بڑھ کر پاکیزہ، سب بڑھ کر خوشبو والے، سب سے بڑھ کر نفیس ہیں، اس لئے آپ کا نامِ پاک ہے: طَیِّب۔ [1]

ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ 6 کے 6 نام وہ ہیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طہارت و نَفاست اور پاکیزگی کو بیان کرتے ہیں۔

جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طہارت و پاکیزگی کا بیان

ہمارے ہاں عام طَور پر نام برائے نام ہوتے ہیں یعنی بندے کے کام، نام کے اُلٹ ہوتے ہیں، کئی لوگوں کا نام ہوتا ہے: ساجِد (سجدہ کرنے والا) مگر وہ پکّا بے نمازی ہوتا ہے۔ کئی ہیں، جن کا نام ہوتا ہے: صادِق (سچّا) مگر وہ جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

1 ...شرح الزرقانی علی المواہب، فی ذکر اسمائہ الشریفۃ، جلد: 4، صفحہ: 266۔

لیکن ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ ایسا نہیں ہے، حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر نام کے لحاظ سے **اِسْم بَا مُسَمّٰی** ہیں یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جیسے نام ہیں، آپ حقیقت میں ویسے ہی ہیں۔

❁ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دُنیا میں تشریف لائے تو بالکل پاک صاف تھے ❁ آپ کی امی جان سَیِّدہ آمنہ، طَیِّبَہ طَاہِرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: **وَلَدْتُّهُ نَظِيْفًا مَا بِهٖ قَذَرٌ** یعنی میرے لختِ جگر، شاہِ خشک و تر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف لائے تو بالکل پاک صاف تھے، کسی قسم کی کوئی آلودگی بدن مبارک پر نہیں تھی[(1)] ❁ جنتی صحابی، حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کوئی ریشم ایسا نہیں دیکھا جو میرے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اَور میں نے کبھی کوئی کستوری یا عنبر ایسا نہیں سونگھا جو خوشبوؤں والے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہو[(2)] ❁ امام بیہقی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جو خوش نصیب سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہاتھ ملانے کا شرف حاصِل کر لیتا تو سارا دِن اُس کے ہاتھ سے مسلسل خوشبو آتی رہتی تھی ❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو خوشبو کی وجہ سے وہ بچہ تمام بچوں میں پہچانا جاتا تھا[(3)] ❁ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ طَیِّبَہ طَاہِرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے، آپ کی پیشانی مبارک پر

---

1 ...شرح الزرقانی علی المواہب، ولادتہ وعجائب..، جلد:1، صفحہ:220۔

2 ...مسلم، کتاب: الفضائل، باب: طیب رائحۃ النبی، صفحہ:912، حدیث:2330بتقدم وتاخر۔

3 ...دلائل النبوۃ، جلد:1، صفحہ:305۔

پسینہ نمودار ہوا، میں نے دیکھا کہ اُس مبارک پسینے کے قطروں سے نُور پھوٹ رہا تھا۔[1]

آبِ زَر بنتا ہے عارِض پہ پسینہ نُور کا | مصحفِ اعجاز پہ چڑھتا ہے سونا نُور کا[2]

وضاحت: نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک رُخسار پر جب نُورانی پسینہ نمودار ہوتا ہے تو گویا وہ آبِ زَر یعنی سونے کا پانی ہے اور یہ ایسا منظر پیش کرتا ہے جیسے قرآنِ کریم پر سونے کا پانی چڑھا دیا گیا ہو۔

❁ حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب کسی نے جانِ کائنات، فَخْرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضِر ہونا ہوتا (تو یہ پوچھنے کی ضرورت نہ پڑتی کہ حُضور کہاں تشریف فرما ہیں بلکہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک خُوشبو کو سُونگھتے سُونگھتے چل پڑتا اور حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچ جاتا۔[3]

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے | بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے[4]

❁ طیّب و طاہِر نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدن مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی ❁ اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ پاک میل کچیل وغیرہ سے بالکل پاک صاف تھا بلکہ جسمِ پاک تو جسمِ پاک ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک لباس کی طرف میل کی نسبت کرنے کی بھی اجازت نہیں۔

---

1 ... تاریخِ دمشق، جلد:3، صفحہ:307۔

2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:243۔

3 ... سنن الدارمی، باب: فی حسن النبی، صفحہ:48، حدیث:67۔

4 ... حدائقِ بخشش، صفحہ:163۔

آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک لباس کو میلا کہنا کیسا...؟

صَدْرُ الشَّرِیعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بہارِ شریعت میں لکھتے ہیں: جو شخص حُضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام انبیا میں آخری نبی نہ جانے یا حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، (مثلاً) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُوئے مبارک کو حقارت سے یاد کرے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، یہ سب کفر ہے۔[1] عاشقِ ماہِ رسالت، اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نُور والے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک لباس کے متعلق اپنے عشق و محبت کا اِظْہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کس دَرجہ ہے روشن تَن محبوبِ اِلٰہ | جامے سے عیاں رنگِ بدن ہے واللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اُس گُل کے رضا | فریاد کو آئی ہے سیاہی گناہ[2]

وضاحت: خُدا کی قسم! سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جسمِ اَطْہر اس قدر رَوشن و مُنَوَّر ہے کہ لباس مبارک کے اندر سے بھی اس کی رنگت ظاہِر ہو رہی ہوتی ہے، بات یہ نہیں ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کپڑے (مَعَاذَ اللہ!) میلے ہو گئے ہیں، اَصْل میں معاملہ یہ ہے کہ ہمارے گُناہوں کی کالک اور سیاہی فریاد کرنے اور شفاعت کی بھیک مانگنے کے لئے آکر دامَنِ کرم سے لپٹ گئی ہے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ

میل سے کس درجہ ستھرا ہے وہ پُتلا نُور کا | ہے گلے میں آج تک کورا ہی کرتا نُور کا[3]

---

1 ...بہارِ شریعت، مرتد کا بیان، حصہ:9، جلد:2، صفحہ:463 ملتقطاً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:444۔
3 ...حدائقِ بخشش، 244۔

وضاحت: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بدن مبارک میل کچیل سے اس قدر پاک اور صاف ستھرا ہے کہ جس کپڑے کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم استعمال فرما لیتے ہیں، وہ بھی میلا نہیں ہوتا، میلا ہونا تو دُور کی بات وہ پُرانا بھی نہیں ہوتا۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا اللہ پاک طہارت، پاکیزگی، صفائی ستھرائی کو پسند فرماتا ہے، اسی لئے تو اللہ پاک نے اپنے محبوب نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انتہائی پاکیزہ، طیّب و طاہِر، پاک صاف بنایا ہے، اب ہمیں اپنے بارے میں بھی غور کرنا چاہئے، کیا ہم صاف ستھرے رہتے ہیں؟ ❋. ہم اپنے لباس کے متعلق غور کریں ❋. اپنی ذات کے بارے میں غور کریں ❋. اپنے اردگرد ❋. اپنے گھر ❋. اپنے کمرے ❋. اپنی دکان ❋. اپنی سُواری وغیرہ کے متعلق غور کریں کہ کیا ہم ان تمام جگہوں پر صفائی ستھرائی کا خیال رکھتے ہیں؟ ❋. اپنی گلی ❋. محلے کے متعلق بھی غور کرنا چاہئے ❋. یہ پاکیزہ وطن پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے ❋. ہم جس شہر میں رہتے ہیں، یہ ہمارا پیارا شہر ہے ❋. جس محلے میں رہتے ہیں ❋. جس گلی میں رہتے ہیں، اس کے متعلق بھی غور کرنا چاہئے، کیا ہم اپنی گلی کو، اپنے محلے کو، اپنے شہر اور اپنے وطن کو پاک صاف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر خیال نہیں کرتے تو آج سے نیت کر لیجئے! ہم طاہِر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی ہیں، ہم طیب نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم پاکیزگی اختیار کریں، ہم صفائی ستھرائی والا مزاج اپنائیں، اپنی، اپنے لباس کی، اپنے گھر کی، اپنی گلی، اپنے محلے کی، اپنے شہر، اپنے وطن کی جتنی صفائی ستھرائی ہمارے اختیار میں ہے، وہ تو ہمیں کرنی ہی چاہئے۔

اِسلام دِینِ نظافت ہے

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تَنَظَّفُوۡا بِکُلِّ مَا اسۡتَطَعۡتُم اپنی طاقت بھر نظافت اختیار کرو! فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَنَی الۡاِسۡلَامَ عَلَی النَّظَافَۃِ کیونکہ بے شک اللہ پاک نے اِسلام کی بنیاد نظافت پر رکھی ہے۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو نفاست، نظافت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی والا مزاج نصیب فرمائے۔ آمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صفائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی 4 خصوصیات

پیارے اسلامی بھائیو! اِسلام دینِ نظافت ہے۔ آج کل ویسے بھی دُنیا بھر میں صفائی ستھرائی پر بہت زَور دیا جارہا ہے، البتہ اسلام ہمیں صفائی ستھرائی کا جو دَرْس دیتا ہے، اس کی الگ ہی شان ہے، آیئے! صَفَائی ستھرائی کی تعلیم کے متعلق اسلام کی 4 خصوصیات سنتے ہیں:

(1): صفائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی پہلی خصوصیت

اسلام میں جو صَفَائی ستھرائی کی تعلیم ہے، یہ عارضی اور مصنوعی (**Artificial**) صفائی کی حَدْ تک نہیں ہے بلکہ اسلام ہمیں حقیقی صفائی کا اور گندگی کی جڑ کو ختم کرنے کا دَرْس دیتا ہے۔ اس کو ایک مثال سے سمجھئے! آج کل منہ سے بدبو آنے کا کافِی مسئلہ ہوتا ہے، اس کی وجہ غذائیں ہیں، آج کل برگر، پِزّے، تلی ہوئی چیزیں کھائی جاتی ہیں، اُن کی وجہ سے مِعْدَہ برباد ہوتا ہے جس کی وجہ سے منہ میں بدبُو پیدا ہوتی ہے، اب لوگوں نے منہ کی اِس بدبُو کو دُور کرنے کے لئے کیا کیا کہ مِعْدے کی صَفَائی نہیں کی بلکہ لوگوں نے منہ کی بدبو کو دُور کرنے کے لئے سپرے نِکالے، ٹوتھ پیسٹ بنائے کہ ان چیزوں کے استعمال سے منہ کی بدبُو دُور

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:202، حدیث:3369۔

ہو جائے گی، ان طریقوں سے منہ کی بدبُو تو ختم ہو جاتی ہے مگر اس بُو کا جو اَصل سبب ہے یعنی مِعْدے کی خرابی، یہ سبب ختم نہیں ہوتا، الحمد للہ! اسلام نے منہ کی بُو ختم کرنے کے لئے مِسْواک کی سُنَّت عطا کی ہے، مِسْواک کی یہ خاصیت ہے کہ مِسْواک منہ کی بُو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مِعْدے اور ہاضمے کو بھی دُرُست کرتی ہے، مِسْواک کی برکت سے جب مِعْدہ دُرست ہو جاتا ہے، ہاضمہ درست ہو جاتا ہے تو مُنہ کی بُو خود ہی ختم ہو جاتی ہے۔

یہ ہے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کہ اسلام عارضی اور مصنوعی (**Artificial**) صفائی کا نہیں بلکہ حقیقی صفائی کا دَرْس دیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم حقیقی صفائی اپنائیں ❋.. گندگی کے اسباب کو ختم کرنے کی طرف توجہ دیں ❋.. کچرا کونڈیوں کی صَفائی کے بروقت انتظام پر توجہ رکھیں ❋.. سیوریج کے پائپ لیک ہوں تو ان کو درست کروائیں ❋.. عموماً گھر کی صَفائی کرنی ہو تو اِضافی اشیاء اُٹھا کر سٹور رُوم میں ڈال دی جاتی ہیں، اس طرح گھر کا ظاہِر تو صاف ستھرا ہو جاتا ہے مگر سٹور رُوم کی صَفائی نہیں ہوتی، سٹور رُوم کی بھی صفائی کی جائے، غرض؛ ہم حقیقی صَفائی پر زَور دیں اور اسے اپنی عادت کا، روز مَرَّہ کے معمولات کا حِصَّہ بنائیں۔ مشورہ ہے کہ گھر کے تمام سامان کی ایک بار **چیک لسٹ** بنالی جائے کہ کون سا سامان کب کب صاف کرنا ہے (مثلاً فریج، **LCD**، الماری وغیرہ)، پھر اُس شیڈول کے مطابق صفائی کی جائے، امید ہے کہ یہ طریقہ اپنانے سے ہر چیز کا اپنے وقت پر صفائی ستھرائی کا اِہتمام ہوتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): صفائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی دُوسری خصوصیت

صَفائی ستھرائی کے معاملے میں اسلام کی دُوسری خصوصیت یہ ہے کہ اسلام صَفائی ستھرائی کو بطور تہوار (**As a festival**) رائج نہیں کرتا بلکہ اسلام ہمیں صفائی ستھرائی کا

پُورا نِظَام فراہم کرتا ہے، ان دونوں طریقوں یعنی صفائی ستھرائی کا تہوار منانے میں اور صفائی ستھرائی کا پُورا نظام فراہم کرنے میں بڑا فرق ہے، تہوار منانے سے صِرْف آگہی (**Awareness**) ملتی ہے، ترغیب ملتی ہے، صَفَائی ستھرائی کا ذہن بنتا ہے مگر صفائی ستھرائی کا پُورا نظام فراہم کرنے سے صِرْف ذہن نہیں بنتا بلکہ مِزاج میں تبدیلی آتی ہے، صاف ستھرا رہنا عادت اور طبیعت کا حِصَّہ بن جاتا ہے۔

مثال کے طَور پر؛ ہاتھ دھونا یہ صَفَائی ستھرائی کا حِصَّہ ہے۔ ہر سال 15 اکتوبر کو عالمی سطح پر ***Global Handwashing Day*** (یعنی ہاتھ دھونے کا عالمی دِن) منایا جاتا ہے۔ اس کا اپنی جگہ فائدہ ہے، لوگوں کو ہاتھ دھونے کی ترغیب ملتی ہے، بعض لوگ اس دِن کئی کئی مرتبہ ہاتھ دھوتے بھی ہوں گے لیکن اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام ہمیں ہاتھ دھونے کا تہوار نہیں دیتا بلکہ اسلام ہمیں ہاتھ دھونے کا پُورا نِظَام فراہم کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان نے دِن بھر میں کم از کم 12 مرتبہ ہاتھ دھونے ہوتے ہیں، دیکھئے! ❋.. 24 گھنٹوں میں 5 نمازیں فرض ہیں، اگر ہر نماز سے پہلے وُضُو کیا تو 5 مرتبہ ہاتھ دھونے ہوں گے ❋.. پھر اسلام میں کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھولینے کا حکم ہے، عموماً لوگ دِن میں 3 مرتبہ کھانا کھاتے ہیں، لہٰذا اِن کے لئے دِن میں 6 مرتبہ ہاتھ دھونا ہوا، 5 اور 6 = 11 ❋.. ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالنے سے پہلے 3 مرتبہ ہاتھ دھوئے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اُس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔[1]

1... سنن ابو داوٗد، کتاب الطہارت، صفحہ: 31، حدیث: 103۔

عموماً لوگ 24 گھنٹوں میں ایک ہی مرتبہ سوتے ہیں اور نیند سے بیدار ہوتے ہی ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا۔ یہ کل 12 مرتبہ ہاتھ دھونا ہوا۔ اس کے عِلاوہ کئی مواقع ہیں، جب ہمیں ہاتھ دھونے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بہر حال! اندازہ کیجئے! جو شخص روزانہ دِن میں 12 مرتبہ ہاتھ دھوتا ہو، کیا اُسے ہاتھ دھونے کی ترغیب دلانے کے لئے کسی تہوار کی، **Hand washing Day** کی ضرورت رہے گی؟ نہیں رہے گی، وہ روزانہ ہاتھ دھوتا ہے، لہٰذا ہاتھ دھونا اُس کے مزاج کا حِصَّہ بن جائے گا۔

یہ ہے اسلام کی خصوصیت کہ اسلام ہمیں صفائی ستھرائی کا پُورا نظام فراہم کرتا ہے جس کی بدولت صَفَائی ستھرائی ہمارے مزاج کا حِصَّہ بن جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اسلام کے عطا کردہ صفائی ستھرائی کے نظام کو اپنائیں اور صفائی ستھرائی کا مزاج بنائیں۔ اسلامی تعلیمات سے دُوری کی وجہ سے بہت سارے لوگ ہیں جو مخصوص مواقع پر تو صفائی ستھرائی کا بہت اہتمام کرتے ہیں مگر اُن کے مزاج میں صَفَائی ستھرائی نہیں ہوتی، اسی وجہ سے بعضوں کا ظاہِر بہت اچھا ہوتا ہے مگر حقیقت میں صَفَائی ستھرائی نہیں ہوتی مثلاً بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن سے گلے ملیں تو خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے مگر وہی شخص جب اپنے جوتے اُتارے تو موزوں سے بُو کے ایسے بھبکے اُٹھتے ہیں کہ بس...! اللہ پاک کی پناہ!

اس لئے صفَائی ستھرائی کا مزاج اپنانا چاہئے، اگر صفائی ستھرائی ہمارے مزاج کا حِصَّہ بن جائے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! ہم ہر لحاظ سے صاف ستھرے رہنے والے بن جائیں گے۔

(3): صَفَائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی تیسری خصوصیت

صفائی ستھرائی سے متعلق اسلامی تعلیمات کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اسلام

ہمیں بطور فیشن صاف ستھرا رہنے کی ترغیب نہیں دیتا بلکہ اسلام میں صَفَائی ستھرائی عِبَادات کا حِصّہ ہے، مثلاً ❋.. وُضُو کرنا عِبَادت ہے ❋.. غُسل (مثلاً غسلِ جمعہ، غُسل عید) اچھی نیت سے ہو تو عِبَادت ہے ❋.. کھانے کا وُضُو ادائے سُنّت کی نیت سے ہو تو عبادت ہے ❋.. مِسواک کرنا سُنّت کی نیت سے ہو تو عبادت ہے ❋.. کپڑوں کو نجاست سے بچانا، کپڑے پاک صاف رکھنا، اگر اللہ پاک کی رضا کی نیت سے ہو تو ثواب کا کام ہے ❋.. سَر میں تیل لگانا، داڑھی کا اِکْرام کرنا ادائے سُنّت کے لئے ہو تو عبادت ہے۔

اسی طرح طہارت، صَفَائی ستھرائی اور پاکیزگی کی بہت ساری صُورتیں ہیں جنہیں عِبَادات میں شامِل کیا گیا ہے، حضرت اِبْنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو طاہِر ہو کر (یعنی باوُضُو یا غسل فرض ہو تو غسل کرکے) رات گزارے، اس کے پاس ایک فرشتہ رہتا ہے، وہ رات میں جب بھی بیدار ہو، فرشتہ دُعا کرتا ہے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ كَمَا بَاتَ طَاهِرًا یا اللہ پاک! اپنے بندے کی مغفرت فرما جیسا کہ اس نے طاہِر ہو کر رات گزاری۔[1]

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! یہ ہے اسلام کی تعلیم...! اسلام ہمیں صَفَائی ستھرائی کا حکم دیتا ہے مگر بطور فیشن نہیں بلکہ بطور عِبَادت۔ یعنی صَفَائی ستھرائی اپنائیں مگر لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں، اپنی واہ واہ کے لئے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کے لئے۔ اگر ہم اللہ پاک کی رِضا کے لئے، آخرت میں کامیابی کے لئے، جنّت حاصِل کرنے کے لئے صَفَائی ستھرائی کی عادت اپنائیں گے تو اس کے لئے ہمیں ہزاروں روپے خرچ نہیں

1... معجم کبیر، جلد:6، صفحہ:257، حدیث:13446۔

کرنے پڑیں گے بلکہ یہ صَفائی ستھرائی جو اللہ پاک کی رضا کے لئے ہو، اس میں سادگی غالِب رہے گی ❋.. سادہ سے، کم قیمت والے کپڑے بھی ہوں، اگر اللہ پاک کی رضا مقصود ہے تو انہیں صاف ستھرا رکھا جاسکتا ہے اور اگر لوگوں کو دکھانا مقصود ہوا، اپنی واہ وا مقصود ہوئی تو ظاہر ہے ہزاروں کا لباس بھی ناکافی ہو گا ❋.. اگر اللہ پاک کی رضا مقصود ہے تو چاہے چھوٹا سا گھر ہو، چاہے کچا مکان ہو، اسے بھی صاف ستھرا رکھا جاسکتا ہے ❋.. اگر اللہ پاک کی رضا مقصود ہو تو دانت صاف کرنے کے لئے مہنگے ٹوتھ پیسٹ کی ضرورت نہیں ہے، 10-20 روپے کی مسواک بھی کام کرے گی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مہنگے ٹوتھ پیسٹ سے زیادہ کام کرے گی ❋.. اگر اللہ پاک کی رضا مقصود ہو تو اپنے گھر کا کچرا پڑوسی کے دروازے پر ڈالنا گوارا نہیں ہو گا ❋.. کچرا کونڈی تک جاتے دُشواری محسوس نہیں ہو گی ❋.. اگر اللہ پاک کی رِضا مقصود ہو تو ہم فیشن سے بچ کر بہترین انداز میں صَفائی ستھرائی کی عادت اپنا سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک کی رضا کے لئے، سُنتوں کا لحاظ رکھ کر صَفائی ستھرائی کی عادت اپنائیں۔

کپڑا تسبیح کرتا رہتا ہے

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میرے پاس دو عالَم کے تاجدار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! ان دو چادروں کو دھو لو...! میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان...! کل ہی تو میں نے یہ چادریں دھوئی تھیں۔ اس پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **کیا تم نہیں جانتی کہ کپڑا بھی تسبیح (یعنی اللہ پاک کی پاکی بیان) کرتا ہے اور**

جب میلا ہو جاتا ہے تو اس کا تسبیح کرنا رُک جاتا ہے۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک انداز، پاکیزہ مزاج کیسا نِرالا ہے۔ کپڑا دھونا ہے، اس سے کپڑا اُجلا اُجلا تو ہو ہی جائے گا مگر مقصود کیا ہے؟ **کپڑے کی میل دُور ہو اور یہ تسبیح کرے۔**

✱.. ہمارے ہاں گھروں میں عموماً خاص مواقع مثلاً (عید، سالگرہ، ایصالِ ثواب کی محفل وغیرہ) پر زیادہ صفائی کی جاتی ہے ✱.. مہمانوں نے آنا ہو تو بڑے اہتمام کے ساتھ صفائی ہوتی ہے ✱.. گھر میں خواتین بیڈ کی چادریں ✱.. صوفوں اور تکیوں کے کور (***COVER***) وغیرہ دھو کر چمکا دیتی ہیں، اگر ہمیں لوگوں کی پرواہ نہ رہے بلکہ اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنا ہمارا مقصد بن جائے تو گھر میں استعمال ہونے والے کپڑے دھونے کے لئے کسی بھی تہوار کا یا مہمانوں کے آنے کا انتظار نہیں رہے گا بلکہ جب کپڑے میلے ہوں گے تو ذِہن بنے گا کہ جلد از جلد انہیں دھو دیا جائے تاکہ کپڑوں کی میل دُور ہو، اور یہ تسبیح کرنا شروع کریں۔

لہٰذا صَفائی ستھرائی کی عادت بنائی جائے، ضرور بنائی جائے مگر فیشن کے لئے نہیں، لوگوں کو دکھانے کے لئے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا حاصِل کرنے کے لئے، آخرت میں کامیابی کے لئے اور جنّت حاصِل کرنے کے لئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

کپڑے میں رکھوں صاف تُو دِل کو مرے کر صاف
مولیٰ تُو مدینہ مرے سینے کو بنا دے

اخلاق ہوں اچھے، مرا کردار ہو ستھرا
محبوب کا صدقہ تو مجھے نیک بنا دے[1]

---

1 ... تاریخ بغداد، جلد:9، صفحہ:245۔

(4): صَفائی سے متعلق اسلامی تعلیم کی چوتھی خصوصیت

اے عاشقانِ رسول! صَفائی ستھرائی کے معاملے میں اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اسلام صِرف ظاہِر کی نہیں بلکہ باطِن کی صَفائی پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللهِ عَلَیْه کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف میں فرماتے ہیں: ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض طہارت ہے اور واضِح رہنا چاہیئے کہ طہارت 2 قسم کی ہے: (1): باطنی طہارت (2): ظاہری طہارت۔ جس طرح ظاہِری طہارت (مثلاً وُضو) کے بغیر نماز دُرُست نہیں ہوتی، اسی طرح باطنی طہارت کے بغیر اللہ پاک کی مَعْرِفت نصیب نہیں ہوتی۔[2]

دِل کی صَفائی زیادہ ضروری ہے

ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً بے شک جسم میں ایک خُون کا لوتھڑا ہے اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ جب یہ لوتھڑا ٹھیک ہو جائے، سارا جسم ٹھیک ہو جاتا ہے وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ جب یہ لوتھڑا خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ سُن لو! خُون کا وہ لوتھڑا دِل ہے۔[3] ایک حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوا: بے شک اللہ پاک صِرف تمہاری ظاہری صُورت اور کھال کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ پاک تمہارے دِلوں کو بھی دیکھتا ہے۔[4]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 114-115 ملتقطاً۔
2 ...کشف المحجوب، صفحہ: 423۔
3 ...بخاری، کتابُ الْاِیمان، صفحہ: 84، حدیث: 52۔
4 ...مسلم، کتابُ الْبِر، صفحہ: 1387، حدیث: 6564۔

امام غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ دِل رَبُّ العالمین کی نظر کا مقام ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو ظاہری چہرے کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرے، اسے دھوئے، میل کچیل سے ستھرا رکھے تاکہ مخلوق اس کے چہرے کے کسی عیب پر مطلع نہ ہو مگر دِل کا اہتمام نہ کرے جو رَبُّ العالمین کے نظر فرمانے کا مقام ہے۔[1]

دِل کہ تیمار ہمارا کرتا | آپ بیمار ہے کیا ہونا ہے[2]

چار چیزیں بدبختی سے ہیں

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: 4 چیزیں بدبختی سے ہیں: (1): جُمُودُ الْعَیْنِ یعنی آنکھوں میں آنسو نہ آنا (2): قَسَاوَۃُ الْقَلْبِ دِل کی سختی (3): طُوْلُ الْاَمَلِ لمبی اُمّیدیں (4): اور اَلْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا دنیا کی حِرص اور لالچ۔[3]

ایک حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں اللہ پاک سے سب سے زیادہ دُور سَخْت دِل ہے۔[4]

دِلِ مُردہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | کہ یہی ہے اُمّتوں کے مرضِ کُہَن کا چارہ

وضاحت: مَرضِ کُہَن: یعنی پُرانی بیماری۔ مطلب یہ ہے کہ قوموں کے پُرانے سے پُرانے مرض کا یہی عِلاج ہے کہ اُن کے دِل زِندہ ہو جائیں۔

زندگی زندہ دلی کا نام ہے | مردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

---

1 ... منہاج العابدین، صفحہ: 182۔
2 ... حدائقِ بخشش، صفحہ: 166۔
3 ... مُسْنَدِ بَزّار، جلد: 13، صفحہ: 88، حدیث: 6442۔
4 ... ترمذی، کتاب الزہد، صفحہ: 573، حدیث: 2411۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ دِل کی پاکیزگی، دِل کی صَفائی ظاہِر کی صَفائی سے زیادہ اَہم اور زیادہ ضروری ہے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دِل کی صَفائی ستھرائی پر بھی زیادہ سے زیادہ تَوَجُّہ دیں۔ دِل سخت ہونے کے کئی اَسباب ہیں، مثلاً ❁ زیادہ اور فُضُول بولنے سے دِل مردہ ہوتا ہے ❁ زیادہ ہنسنے سے دِل مردہ ہوتا ہے ❁ زیادہ کھانے سے دِل مردہ ہوتا ہے ❁ گُناہوں کی وجہ سے دِل مردہ اور سخت ہوتا ہے۔ اسی طرح دِل کے مردہ، سخت اور سیاہ ہونے کے اور بہت اسباب ہیں۔

اس کے عِلاج کا طریقہ یہ ہے کہ ❁ بندہ کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کرے ❁ اسی طرح بندہ یتیموں، مسکینوں، غریبوں کے ساتھ نیک سلوک کرے، اس سے بھی دِل کی صَفائی ہوتی اور دِل کی سختی سے نجات ملتی ہے ❁ موت کو کثرت سے یاد کرنا بھی دِل کی سیاہی کا زبردست عِلاج ہے۔[1]

دِل ہے وہ دِل جو تری یاد سے معمور رہا | سَر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا[2]

دِل کی بیماریاں اور اُن کا عِلاج یعنی دِل کو گندگی سے پاک صاف کرنے سے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **باطنی بیماریوں کی معلومات** پڑھ لیجئے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: چوک درس

پیارے اسلامی بھائیو! ظاہِر و باطِن کی صَفائی کا ذِہن پانے، سُنّتوں کا عامِل اور نیک پرہیزگار بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے!

---

1 ...ذم قسوۃ القلب لابن رجب، صفحہ:4-5ملتقطاً۔

2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:55۔

ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: چوک درس۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی سے وابستہ عاشقانِ رسول مسجد ہی میں نہیں، گلی، محلے اور دُکانوں پر جا کر بھی دَرْس دیتے، نیکیاں کماتے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دے کر سُنّتوں کا پیغام عام کرتے ہیں۔ آیئے! چوک دَرْس کی ایک مدنی بہار سنتے ہیں، چنانچہ

وَقْت کی قدر نصیب ہو گئی

حیدر آباد (صُوبہ سندھ، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: مجھے کرکٹ کھیلنے اور فلمیں دیکھنے کا بہت شوق تھا، بے عملی کا حال یہ تھا کہ میں جمعہ کی نماز بھی نہ پڑھتا بلکہ یہ بابرکت گھڑیاں بھی گُناہوں اور فضولیات میں گزار دیتا تھا۔ پھر مجھ پر کرم ہوا۔ ہمارے علاقے میں ایک اسلامی بھائی چوک دَرْس دیا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے محبت بھرے انداز میں مجھے چوک دَرْس میں شرکت کی دعوت دی، خوش قسمتی سے میں نے ان کی بات توجہ سے سُنی، پھر میں روز ہی اُن کے دَرْس میں شریک ہونے لگا، روز بروز میرے اندر تبدیلی آنے لگی، پھر آہستہ آہستہ میں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بھی شرکت کرنے لگا، اسلامی بھائیوں کا طرزِ زِندگی دیکھ کر دِل خوش ہو جاتا، یوں الحمدللہ! میں سَنْوَر گیا، میں نے فلم دیکھنے سے توبہ کی اور پہلے جو وقت کرکٹ میں برباد کرتا تھا، اب دینی کاموں میں مَصْرُوف رہتا ہوں۔

زمانے بھر میں مچا دیں گے دُھوم سُنّت کی | اگر کرم نے ترے ساتھ دے دیا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّةِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

پانی پینے کی 13 سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھو اور فراغت پر الحمدللّٰہ کہا کرو!

پانی ہو یا کوئی اور پینے کی چیز ❁ پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر (**Liver**) کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پئیں ❁ لوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شفا ہے کہ یہ آبِ زم زم شریف کی مشابہت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے، یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے ❁ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہئے

---

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

❁ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللہ پڑھ کر پینا شروع کرے، پہلی سانس کے آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دوسرے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور تیسرے سانس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے۔ یہ ایک اچھا کام ہے، نہ بھی کیا تو حرج نہیں اور شروع میں بِسْمِ اللہ اور خَتْم پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے سے بھی سُنَّت ادا ہو جائے گی ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجود خوامخواہ پھینکنا نہ چاہیے ❁ منقول ہے: سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے ❁ پی لینے کے چند لمحوں بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے، انہیں بھی پی لیجئے۔(1)

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی 100 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو | ختم ہوں شامتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

(1)...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:16۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ(6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2 ...اَفضلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4 ...الترغیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
2 ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔